روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲	جمعرات ۱۴ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۱۶ وفا ۱۳۷۱ ہش، ۱۶ جولائی ۱۹۹۲ء	نمبر ۱۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے نیک ظن کریں

جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵، ۳۶)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ مَیں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف (اپنوں) سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا۔ جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شِیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تِل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں۔ اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور اُن کو قریبًا وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی ..... اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۷)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ:

میرے چھوٹے بھائی سید امین احمد کا دل کا بائی پاس ۱۸ جولائی کو دو بجے دوپہر ہو گا۔ ان کے اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

○ مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پرواذی صاحب کا دل بائی پاس آپریشن سویڈن میں جمعہ کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیابی سے ہو گیا۔ چار دن انتہائی نگہداشت میں رکھنے کے بعد اب عام وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جملہ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب سرائے عالمگیر سابق قائد ضلع گجرات گردوں کی تکلیف اور دیگر عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

تربیت اولاد کے متعلق ہمارا طریق

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گذار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کرتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵)

ہر ایک کے خیر خواہ اور دکھوں کو دور کرنیوالے بنیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے

"مجھے بڑا لطف آتا ہے اس مثال سے کہ جب آپؐ مکہ میں تھے شعب ابی طالب میں کفار مکہ نے قریبًا اڑھائی سال (کم سے کم زمانہ اڑھائی سال کا تاریخ نے کہا ہے) اس وقت کی امتِ مسلمہ کو (اس وقت تھی ہی تھے ساری دنیا کے مسلمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اکٹھے ہوئے تھے ان کو وہاں) بند کر دیا۔ ان کے دروازے چند درّے تھے۔ جو اس وادی میں جانے والے تھے وہاں پہرے لگا دیئے۔ اڑھائی سال تک پوری کوشش کی کہ ان کو بھوکوں ماریں۔ خدا تعالیٰ نے یہ انتظام تو کیا کہ وہ بھوکے نہ مریں لیکن خدا تعالیٰ نے اس عظیم قوم متبعینِ رسولِ خدا کی شان ظاہر کرنے کے لئے یہ انتظام نہیں کیا کہ وہ سیر ہو جایا کریں۔ بھوک کی انتہائی تکلیف انہوں نے برداشت کی۔ خدا نے ان کو مرنے نہیں دیا لیکن بھوک کی انتہائی تکلیف کے امتحان سے گذار کر ان کا امتحان لیا۔ اس قدر کہ ایک بزرگ صحابیؓ کہتے ہیں کہ ہماری حالت یہ تھی کہ رات کے اندھیرے میں ایک رات میری جوتی کسی ایسی چیز پر پڑی کہ مَیں نے محسوس کیا کہ یہ کوئی نرم چیز ہے۔ میں جھکا۔ میں نے اٹھایا۔ میں نے کھالیا اسے اور مجھے آج تک نہیں معلوم کہ وہ تھی کیا چیز۔ جو میں نے اٹھائی اور کھالی۔ اس قدر شدید بھوک کے رہتے کا اور ایذا آپؐ کے دشمنوں نے پہنچائی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی، اپنے محبوب، محمدؐ کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے ایسے سامان پیدا کئے کہ ہجرت کے بعد جب آپؐ مدینہ میں تھے مکہ میں قحط پڑا اور وہی مخالف جو مسلمانوں کو بھوکا مارنے کے منصوبے بناتے تھے، انہوں نے دیکھا کہ الٰہی منصوبہ ان کو گھیرے میں لے رہا ہے اور بھوک سے مرنے کے سامان ان کے لئے پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے پیغام بھیجا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ کیا اپنے بھائیوں کو بھوکا مارنے دو گے؟ اور جس نے اڑھائی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ وفا ۱۳۷۱ہش ۱۶ جولائی ۱۹۹۲ء

ماں باپ کے احسانات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "اولاد کو بھی یہ احساس ہونا چاہیئے کہ ہم پہ ہمارے ماں باپ کا احسان ہے ہم اس احسان کا صرف اس رنگ میں بدلہ اتار سکتے ہیں کہ جو نیک کام وہ کیا کرتے تھے ان نیک کاموں کو ہم بھی کریں جو خدا نے ان پہ احسان کئے تھے ان احسانات کا شکریہ ہم انکی طرف سے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں"

اس مختصر سے اقتباس میں ماں باپ کے لئے بھی ہدایات ہیں اور اولاد کے لئے بھی۔ ماں باپ کو اپنی اولاد سے محبت تو ہوتی ہی ہے اور محبت ہوتی بھی ہے بے لوث۔ ماں سے کوئی کہے کہ وہ اپنے بچے سے محبت نہ کرے تو اسے انعام دیا جائے گا تو وہ ماں ایسے انعام کو حقارت سے ٹھکرا دے گی۔ یہ فطری جذبہ ہے اس کا توڑ کوئی نہیں ماں بچہ کو مارتی ہے تو وہ بھی پیار سے اور اسکی بہبود کے پیش نظر۔ اور بچہ بھی ماں سے مار کھا کر بھی ماں ہی کو پکارتا ہے۔ گویا کہ فطرت نے ماں باپ کے دل میں بچوں کی محبت ودیعت کر دی ہے اور بچوں کے دل میں ماں باپ کی۔

لیکن ماں باپ کا احسان اس محبت سے آگے بڑھنے کا نام ہے۔ وہ نہ صرف محبت کریں بلکہ کوشش کر کے ان کی بہبود کا خیال رکھیں اور ایسے ایسے کام کریں جنہیں اولاد احسان کہہ سکے۔ جو والدین اپنے بچوں سے محبت کے ساتھ ان سے احسان بھی کرتے ہیں وہ اپنے بچوں کے دلوں میں احسان مندی کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ سب والدین اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں لیکن سب احسان تو نہیں کرتے اس لئے احسان کرنے والے ماں باپ بچوں کے دل کو زیادہ موہ لیتے ہیں۔ دوسری طرف اولاد کو بھی لازم قرار دیا کہ اگر ان کے والدین نے ان پر احسان کئے ہیں تو وہ ان کے احسانوں کا بدلہ چکانے کی کوشش کریں۔ ان کے بڑھاپے میں ان سے نیک سلوک بھی ایک بدلہ ہی ہے لیکن اوپر دیئے گئے اقتباس کے مطابق اصل بدلہ یہ ہے کہ ماں باپ کے نیک کاموں کو جاری رکھا جائے اور اس طرح خود بھی نیکی سے ثواب حاصل کریں اور والدین کے لئے بھی ثواب کا باعث بنیں۔ پس لازم ہے کہ والدین بچوں کے ساتھ احسان کا سلوک کریں اور بچے اس سلوک کا بہتر بدلہ دیں۔

چلتے رہنے کا عہد کرتا ہوں
منزلیں خود سنبھال لیں مجھ کو
میں جو پھنس جاؤں دلدلوں میں کبھی
دلدلیں خود نکال لیں مجھکو

ابوالاقبال

آنکھوں دیکھا حال

رحمت کے در کھول خدایا بندہ ہے کنگال
ظلمت، ظلم اور ظنِ بد سے دنیا ہے بدحال

خوف خدا کا نہ دنیا کا حرص کا دوزخ پھیلا
چیریں پھاڑیں بھوکے بھیڑئیے انسانوں کا کال

جانوروں میں اب بھی باقی اپنی نوع کا پاس
بس میں ہو تو کھینچ لیں بندے اک دوجے کی کھال

جان مال اور عزت آبرو ڈس گئے کالے ناگ
اس سے بڑھ کے اور کیا ہوگا انساں خستہ حال

سب جائز ہے مفت ملے تو کالا گورا پیسہ
حلت حرمت اُلٹ پلٹ کے سب جھے باپ کا مال

ریت میں ڈال کے منہ سوتے ہیں اونچے عہدوں والے
بندھا ہوا ہے اہلِ وطن کا قرض میں اک اک بال

غیرت عزت داؤ لگا کر کتنے دن کا راج؟
غیر کی دولت دیکھ کے مور کھ مت ٹپکاؤ رال

ہنس کے بال اڑس کے کوّا خود کو سمجھے ہنس
بھول گیا یوں رفتہ رفتہ خود وہ اپنی چال

اپنے دیس اور آزادی کی کچھ بھی قدر نہ جانی
کم فہمی سے گھر کی مرغی بن جاتی ہے دال

جانے کس بے درد کی گھٹی دے کر بچے پالے
بننے لگا ہے شیرِ مادر سب چوری کا مال

دل کا درد بنا لیتا ہے اُلٹے سیدھے راگ
نظم ہے یا یہ دنیا کا ہے آنکھوں دیکھا حال

امۃ الباری ناصر

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

تا نیائی پیشِ حق چوں طفلِ خُرد
ہست جامِ تو سراسر پُر زِ دُرد

جب تک تو چھوٹے بچے کی طرح خدا کے سامنے نہ آئے گا تب تک تیرا جام تلچھٹ سے ہی بھرا رہے گا۔

شرطِ فیضِ حق بُوَد عجز و نیاز
کَس ندیدہ آب بر جائے فراز

خدا کے فیضان کے لئے عجز و نیاز فرض ہے۔ کسی نے پانی کو اونچی جگہ ٹھہرتے نہیں دیکھا۔

حق نیازے جوید آنجا ناز نیست
از پرِ خُود تا دَرش پرواز نیست

خدا کو عاجزی پسند ہے۔ وہاں فخر کام نہیں آتا۔ اپنے پروں سے اس تک اڑ کر نہیں پہنچ سکتے۔

عاجزاں را پرورد ذاتِ اَجَل
سرکشاں محروم و مردودِ ازل

وہ بزرگ ذات عاجزوں کی پرورش کرتی ہے اور سرکش ہمیشہ محروم و مردود رہتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کے حصول کی طرف اس طرح توجہ دلاتے ہیں کہ جب تک انسان اپنی عاجزی کا اظہار نہ کرے اس وقت تک خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی عقل و خرد جہاں تک چاہے ترقی کر جائے خدا تعالیٰ کے سامنے تو وہ ایک بے قیمت سی چیز ہے حضور نے اسے تلچھٹ قرار دیا ہے۔ شراب پینے والے کے جام کے نیچے جو تھوڑی سی گندگی ہوتی ہے وہ انسانی عقل و خرد کے مشابہ ہے۔ انسان اگر اپنے آپ میں پُر ہے اور اپنے آپ کو عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش نہ کرے تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہو سکتی۔ حضور مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس طرح کسی اونچی جگہ پر پانی نہیں ٹھہر سکتا۔ بلکہ پانی نیچے کی طرف ہی بہتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا فیض حاصل کرنے کے لئے انسان کو اپنی اونچائی کو نیچا کر کے دکھانا چاہیئے۔ اسے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ تو اونچا ہے ہی نہیں۔ عاجز ہے منکسر المزاج ہے۔ جب تک ایسا نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کا فیض حاصل نہیں کر سکتا، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیض کا پانی میسر آنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ وہ اپنی ذات میں کوئی چیز ہے اور اپنے اوپر فخر کرنے لگے تو یقیناً اس کی باتیں اور اس کے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود انسانوں کو اٹھا کر اپنے پاس بلاتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے بغیر وہ اپنے پروں سے اڑ کر اس تک پہنچ سکتا ہے اپنی عقل و دانش کو کام میں لا کر اس کے راز معلوم کر سکتا ہے۔ تو یہ بات ناقابل قبول ہے جو لوگ عجز کا اظہار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پرورش کرتا ہے۔ ان کے کاموں کو آگے سے آگے بڑھاتا ہے۔ اور جو لوگ اس کے سامنے سرکشی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں کوئی چیز ہیں اور جس طرح خدا تعالیٰ کے سامنے انہیں جھکنا چاہیئے اس طرح وہ جھکتے نہیں تو وہ ایسے لوگ ہیں جو نامراد رہنے والے ہیں اور ازل ہی سے ان کے لئے یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ وہ عزت یافتہ نہیں ہوں گے۔ وہ اپنی مرادیں نہیں پا سکیں گے۔ محروم رہیں گے اور مردود رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم عجز و نیاز کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اس کے فیض کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے اپنے انکسار اور اپنے عجز کو ہمیشہ بروئے کار لا سکیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہماری پرورش فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں داخل نہ ہونے دے جو سرکشی کی وجہ سے محروم رہتے ہیں۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ جائز ہیں یا ناجائز۔ تو ان سے کہہ دے کہ شراب اور جوئے میں کچھ خرابیاں ہیں اور کچھ فوائد۔ لیکن خرابیاں فوائد کی نسبت زیادہ ہیں۔ یہ کیا ہی لطیف جواب اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ ان کے سوال پر انہیں فوری طور پر منع نہیں کیا کہ تم شراب نہ پیو اور جوا نہ کھیلو بلکہ فرمایا کہ ان میں فوائد تھوڑے ہیں اور نقصانات زیادہ۔ اب تم خود سوچ لو کہ تمہیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اس جواب میں اصولی طور پر خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ قاعدہ بیان فرما دیا ہے۔ کہ اگر کسی کام میں فائدہ زیادہ ہو اور نقصان کم تو اسے اختیار کر لیا کرو۔ اور اگر نقصان زیادہ ہو اور فائدہ کم تو اسے کبھی اختیار نہ کیا کرو۔ بالخصوص ایسا کام تو کبھی اختیار نہ کرو جس میں (نیکیوں سے محرومی) ہو گویا انسان کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جس کے نتیجہ میں اسے گناہ ہو یا جس کے نتیجہ میں وہ نیکیوں سے محروم ہو جائے خواہ اس میں بظاہر کچھ فوائد بھی دکھائی دیتے ہوں۔

دین حق نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ خواہ تمہاری نگاہ میں کوئی چیز کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کی خوبیوں سے کلی طور پر انکار نہ کرو۔ جب شراب اور جوئے جیسی چیزیں بھی فوائد سے خالی نہیں تو دوسری ضرر رساں چیزوں کو تم فوائد سے خالی کیوں سمجھتے ہو۔ بے شک تمہارا فرض ہے کہ تم ان کے ضرر سے بچو اور آئندہ نسلوں کو بچاؤ۔ لیکن تمہاری بینائی ایسی نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ کسی چیز کا صرف تاریک پہلو ہی دیکھے۔ بلکہ ہر چیز کا تاریک اور روشن دونوں پہلو تمہارے سامنے رہنے چاہئیں اور حسن کا اقرار کرنے میں تمہیں کبھی بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے (. . .) سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس بارہ میں وہ خود بھی آ آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے تھے حالانکہ عرب کے رہنے والے شراب پینے کے اس قدر عادی تھے کہ وہ اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک عرب شاعر کہتا ہے۔ یعنی اے میری محبوبہ تو بیدار ہو اور اپنے بڑے پیالے میں ہم کو صبوحی پلا اور اس قدر پلا کہ علاقہ شام کے اندر شہر کے شراب فروشوں کی شراب میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے۔ سب کی سب ہمیں پلا دے۔ اسی طرح جنگوں کے موقعہ پر وہ خصوصیت سے شراب کا زیادہ استعمال کیا کرتے تھے تاکہ وہ نتائج سے بے پرواہ ہو کر لڑیں اور عاقبت اندیشی کا خیال ان میں نہ ہے مگر ایسے ماحول میں رہنے کے باوجود انہوں نے خود پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب اور جوئے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی شراب اور جوئے کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے بعد وہ محسوس کرتے تھے کہ یہ چیزیں قرب الٰہی میں روک ہیں اور ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی واضح حکم نازل ہونا چاہیئے۔ پس یہ سوال خود اپنی ذات میں صحابہ کرام کی پاکیزگی ان کی بلندی اخلاق اور ان کے اعلیٰ کردار کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ شراب اور جوا یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کے روکنے کے لئے دنیا میں بڑی بڑی کوششیں ہوتی رہی ہیں مگر دین حق کے سوا اور کوئی مذہب ان کو روک نہیں سکا صرف دین حق ہی ہے جسے اس میدان میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ہندو مذہب کی شراب کے متعلق جو تعلیم ہے اس کے لئے ہمیں زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں اس مذہب کی بناد ویدوں پر ہے۔ اور وید خود اس مسئلہ پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالتے

باقی صفحہ ۔۔ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ہے مشاعرہ

جناب راہ گیر جو خود بھی شاعر ہیں اور مشاعروں میں شامل ہوتے رہے ہیں، خود مشاعروں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مشاعروں کے بانی کا سراغ لگانے کا کام تو کوئی "ادبی کولمبس" ہی انجام دے سکتا ہے۔ البتہ آج کی محفل میں بعض مشاعروں کا آنکھوں دیکھا حال پیشِ خدمت ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

وغیرہ وغیرہ

تقسیمِ ہند سے قبل لاہور کا "ایس پی ایس کے" ہال مشاعروں اور مشاعرہ بازوں کا بڑا مشہور مرکز تھا۔ یہاں ہر ہفتے ایک آدھ چھوٹا بڑا مشاعرہ ضرور منعقد ہوتا تھا جس کے منتظم اکثر و بیشتر "سناتن دھرم کالج" کے ایک شاعر قسم کے طالب علم "شوراج بہار" ہوتے تھے۔ بہار اگرچہ خود کوئی اچھا شاعر نہیں تھا۔ لیکن مشاعرے برپا کرنے کے فن میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ وہ مشاعرے کے پوسٹر میں بڑے بڑے شعراء کے نام بڑے وثوق سے شائع کر دیتا۔ اور مقامی شعراء ایک بھرپور کھیپ لا کر حاضرین کو خوش کر دیتا ایک دفعہ اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ نامور ممتاز شعراء کے نام پڑھ کر کچھ بلند ذوق کے حاضرین بھی ٹکٹ خرید کر آ گئے۔ اور مشاعرہ شروع ہونے کے بعد جب انہوں نے شعراء کی صف میں ان نامور شعراء کو نہ دیکھا تو تقاضا کرنا شروع کیا کہ

"جگر، جوش، اختر شیرانی، احسان دانش یا تلوک چند محروم کہاں ہیں؟"

یہ تقاضا اتنا بڑھا کہ مشاعرہ کے درہم برہم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ پنڈت لبھو رام جوش ملسیانی صدر تھے انہوں نے رنگِ محفل بگڑتے دیکھا تو مائیک تھامتے ہوئے کہا۔

"حاضرین! منتظمینِ مشاعرہ نے جو پوسٹر شائع کئے تھے ان میں فی الواقعہ یہی کہا گیا تھا کہ جگر، جوش، احسان دانش، اختر اور محروم وغیرہ شرکت کریں گے اب جن لوگوں کو آپ تلاش کر رہے ہیں وہ تو نہیں آئے تاہم "وغیرہ وغیرہ" کا ذخیرہ کافی ہے۔

بہرحال منتظمین نے "ففٹی پرسنٹ" تو اپنا وعدہ پورا کر ہی دیا ہے۔

یہ سنتے ہی محفل مشاعرہ زعفران زار بن گئی اور اس کے بعد "وغیرہ وغیرہ" نے باری باری اپنا کلام سنانا شروع کیا۔

حاضرین کی قسم

اسی ہال کے ایک مشاعرے کا ذکر ہے پنڈت رتن پنڈوروی کلام سنا رہے تھے غزل خوب کہتے تھے لیکن ہیئت کذائی کے اعتبار سے شاعر سے زیادہ "پرچون فروش" معلوم ہوتے تھے۔ لہٰذا ان کا لباس اور وضع قطع ہی ہوٹنگ کا باعث بن گئی سر پہ ایک بڑا سا پگڑ ناک کی نوک پر اٹکی ہوئی "عینک" جس کی کمانیوں کا کام "دھاگے" سے لیا گیا تھا۔

ادھر پنڈت جی نے غزل شروع کی ادھر حاضرین میں کھسر پھسر اور تبسم آفرین سرگوشیاں شروع ہو گئیں جنہوں نے جلد ہی "ہوٹنگ" کی صورت اختیار کر لی۔ پنڈت جی نے غزل سنانے کی بہتیری کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے حتیٰ کہ انہوں نے بیاض بند کر کے جیب میں ڈالی اور کہا:

"حاضرین میں قسم کھاتا ہوں کہ میں غزل کے باقی اشعار آپ کو نہیں سناؤں گا۔ مگر آپ ذرا خاموشی سے میری ایک بات تو سن لیں۔

یہ سن کر حاضرین کا موڈ قدرے درست ہوا اور وہ شاعر سے غزل سننے کی بجائے اس کی کسی ضروری بات کے سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو گئے۔ اور پنڈت جی نے اپنی سفید مونچھوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا حاضرین شعر کہتے کہتے آپ کے اس خادم کے بال بھی سفید ہو گئے ہیں بڑی بڑی مجلسوں میں شعر سنا چکا ہوں۔ اب چنداں ہوش بھی باقی نہیں رہی لیکن اس طویل زندگی میں آپ ایسے ذلیل قسم کے حاضرین سے میرا پالا آج تک نہیں پڑا۔

یہ کہا اور اسٹیج سے چھلانگ لگا کر اترے اور ہال کے عقبی دروازے سے نکل کر رفو چکر ہو گئے۔

جنگلی کبوتر

سیالکوٹ کے ایک مشاعرے میں ایک دفعہ ایک مشاعرہ بگاڑ گروہ ایسا آ گیا جس پر منتظمین کو شک گزرا کہ یہ مشاعرہ کو خراب کرے گا اس لئے اسٹیج سے پیش بندی کے طور پر شروع ہی میں اعلان کر دیا گیا کہ اگر کسی نے مشاعرے میں ہوٹنگ کی تو اسے ہال سے باہر نکال دیا جائے گا۔

اس پر شاید اسی گروہ کے ایک رکن نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا کہ جناب آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ہم مشاعرہ سننے کے لئے آئے ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ

- نہ تو منہ سے کچھ بولیں گے۔
- نہ کرسیاں پھینکیں گے۔
- نہ تالیاں بجائیں گے۔
- نہ پاؤں ہی زمین سے رگڑیں گے۔

لیکن اگر اس کے بعد بھی آپ کا مشاعرہ نہ جمے تو للہ ہمیں خواہ مخواہ موردِ الزام نہ ٹھہرایا جائے۔

ان کی طرف سے اس اقرار نما یاد دہانی کے بعد مشاعرہ شروع کیا گیا۔ سردیوں کے دن تھے۔ تمام دروازے اور کھڑکیاں بلکہ روشندان تک بند تھے۔ لیکن ابھی چند ہی شعراء نے پڑھا تھا کہ حاضرین نے دیکھا ایک جنگلی کبوتر ہال میں پھڑپھڑانے لگا ہے۔ بیشتر حاضرین نے یہ سمجھا کہ شاید کوئی کبوتر اتفاقاً اندر آ گیا ہے مگر اگلے دس منٹوں میں تو وہ ایک سے دس کبوتر ہو گئے اور ان کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ نے شعراء کا گلا گھونٹ دیا اور منتظمین کو مشاعرہ ختم کرنا پڑا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس مشاعرہ کے منتظمین کی ایک مخالف پارٹی مشاعرہ بگاڑنے کے لئے اپنے ساتھ تھیلے میں ڈال کر کوئی ایک درجن کبوتر لائی تھی۔

— جنہیں بہت پہلے کرسیوں کے نیچے چھپا دیا گیا تھا۔

دل کا دورہ

لاہور کے یونیورسٹی ہال کے ایک مشاعرے کا ذکر ہے۔ حاضرین شاید اس میں یہ قسم کھا کر آئے تھے کہ کسی شاعر کو پڑھنے نہیں دیں گے۔ جو شاعر آتا اسے دوسرے حد تیسرے مصرعہ پر ہوٹ کر کے چلتا کر دیتے۔ حتیٰ کہ ایک مشہور شاعر (جو تن و توش سے ایک اچھا خاصا پہلوان معلوم ہوتا تھا) مائیک پر آیا مگر رنگِ محفل دیکھ کر اس قدر بوکھلایا کہ اس نے کہا

مجھے دل کا دورہ پڑ رہا ہے جلد کوئی انتظام کیا جائے۔

اس پر منتظمین اسے جوں توں اٹھا کر باہر لے گئے اور گھاس کے میدان میں جا لٹایا۔ اور پھر وہ گھاس پر اس وقت بے حس و حرکت پڑا رہا جب تک مشاعرہ ختم نہیں ہو گیا۔ مشاعرہ ختم ہونے کا سنتے ہی وہ منتظمین پر "شیر کی طرح" جھپٹا اور ان سے معاوضۂ شرکت کا سو اینٹھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے بولا

"عزت کا یہ سو روپیہ ہی کافی ہے"۔

گیدڑ کا بچہ

گوجرانوالہ کے ایک مشاعرے کا ذکر ہے۔ ایک شاعر غزل پڑھنے آئے۔ وہ سر پر بالوں کی ایک عجیب و غریب ٹوپی پہنے ہوئے تھے ۔ ابھی انہوں نے دو ہی شعر پڑھے تھے کہ ہال سے ایک آواز ابھری۔

"سرکار پہلے اپنے سر سے گیدڑ کا بچہ تو اتار لیجئے"۔

اور وہ فوراً ہی عزت بچا کر اپنی کرسی پر واپس آ گئے۔

ایک لکھنوی شاعر

ایک لکھنوی شاعر صاحب کو مصرع دہروانے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک دفعہ لاہور کے ایک مشاعرے میں بھی حاضرین سے مصرع دوہرانے کا مطالبہ کیا مگر حاضرین نے ان کی اس فرمائش کو چنداں قابلِ توجہ نہ سمجھا۔ اس پر وہ بگڑ کر کہنے لگے۔

"ہم ایسے مشاعرے میں غزل نہیں پڑھیں گے جس کے سامعین کو مصرع اٹھانے کا بھی شعور نہیں۔

اس پر حاضرین میں سے کسی نے بلند آواز میں جواب دیا۔

"ہم باقاعدہ ٹکٹ خرید کر مشاعرہ سننے آئے ہیں آپ ہمیں بیگار میں پکڑا ہوا کیوں سمجھ رہے ہیں؟"

کرائے کے داد یئے

ایک دفعہ ریڈیو کے ایک مشاعرہ میں ایک شاعر صاحب اپنی جیب سے پیسے صرف کر کے ایک تانگے پر لاد کر کچھ "داد یئے" لے گئے۔ اور راستہ بھر انہیں داد دینے کے اصول و ادب سمجھاتے رہے مگر جب ان کی باری آئی تو ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے بھی لب نہ ہلائے تو وہ خود ہی ایک شعر پڑھتے اور پھر خود ہی آواز بدل کر کہتے

"واہ واہ مکرر ارشاد فرمائیے۔

سبحان اللہ کیا شعر کہا ہے، اور پھر خود ہی اپنا وہ شعر دوبارہ پڑھ دیتے۔

مشاعرہ ختم ہوا تو انہوں نے ریڈیو سٹیشن سے باہر نکل کر ایک تانگہ کرایہ پر لیا اور اس میں بیٹھ کر اپنے کرائے کے دادیوں

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچی توبہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

توبہ کا فلسفہ نہ صرف انسان کی روحانیت پر بلکہ اس کے اخلاق پر بھی نہایت گہرا اثر رکھتا ہے۔ توبہ کے ذریعہ انسان خدا کی طرف سے پُر امید رہتا ہے اور اپنے اخلاق میں زیادہ بلندی اختیار کر سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دین حق کے سوا اکثر مذاہب نے انسان پر توبہ کا دروازہ بند قرار دے کر اس کے اندر ایک طرف خدا کے متعلق بدگمانی اور دوسری طرف مایوسی اور اخلاقی پستی کا دروازہ کھولا ہے۔

پھر تعجب یہ ہے کہ توبہ کا دروازہ بند کرنے والے مذاہب اس دنیا کے خالق و مالک خدا میں وہ اچھے اخلاق بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں جو ایک نیک انسان میں قابل تعریف سمجھے جاتے ہیں۔ ایک شریف انسان ہر روز اپنے بچوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ماتحتوں اور اپنے نوکروں کی غلطیاں معاف کرتا ہے۔ اور اس کے اس فعل کو قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ خدا کے لئے اس کریمانہ خلق کو ناجائز خیال کیا گیا ہے اور ضروری سمجھا جاتا ہے کہ جب کوئی انسان خدا کا کوئی گناہ کرے تو پھر خواہ اس کے بعد وہ کیسا ہی نادم اور تائب ہو خدا کو اسے کچل کر رکھ دینا چاہیئے۔ دین حق اس گندے نظریہ کو دور سے ہی دھکے دیتا ہے۔ اور ہر سچے توبہ کنندہ کے لئے خدائی رحمت کا دروازہ کھولتا ہے۔ اور اس طرح خالق و مخلوق کے درمیان ایک طرف سے شفقت و رحمت کی اور دوسری طرف سے انابت و امتنان کی ایسی نہر جاری کر دیتا ہے جو خدا کی خدائی اور بندے کی بندگی کے شایان شان ہے۔ ظاہر ہے کہ انسان کمزور ہے اور بسا اوقات وقتی اثرات کے ماتحت لغزش کھا جاتا ہے تو اس صورت میں یہ کتنا ظلم ہے کہ اگر وہ بعد میں سچے دل سے نادم اور تائب ہو تو پھر بھی اسے گشتنی اور گردن زدنی قرار دیا جائے!

یہ خیال کرنا کہ توبہ قبول کرنے سے گناہ پر جرأت پیدا ہوتی ہے بالکل موہوم اور باطل خیال ہے۔ سچی توبہ تو انسان کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے نہ کہ گناہ پر دلیر کرنے کا موجب۔ کیونکہ دین حق نے سچی توبہ کے لئے ایسی شرطیں لگا دی ہیں جو توبہ کو ایک بھاری العلاج اور حقیقی قلب ماہیت کا رنگ دے دیتی ہیں اور جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے یہ شرطیں تین ہیں:۔

(۱) یہ کہ توبہ کرنے والا اپنی غلطی اور گناہ پر سچے دل سے ندامت محسوس کرے اور صمیم قلب سے معافی کا طالب ہو۔

(۲) یہ کہ وہ آئندہ کے لئے اس غلطی اور گناہ سے مجتنب رہنے کا عہد کرے اور اس کے لئے خدا سے توفیق مانگے۔

(۳) یہ کہ اگر اس کی غلطی اور گناہ کی عملی تلافی ممکن ہے تو وہ اس کی تلافی کرے مثلاً اگر اس نے کسی شخص کا مال غصب کیا ہوا ہے۔ تو وہ اسے واپس کرے یا کسی کا حق دبایا ہوا ہے تو اسے بحال کرے

ان شرائط کے ساتھ کون عقلمند انسان توبہ کو قابل اعتراض خیال کر سکتا ہے؟ حق یہ ہے کہ سچی توبہ ایک موت ہے جو انسان کو نئی زندگی بخشتی اور خدا کی رحمت اور شفقت کا رستہ کھولتی ہے اور یہ صرف دین حق ہی ہے جو انسان کے لئے سچی توبہ کا دروازہ کھولتا ہے۔

بقیہ: صـ ۴ سے آگے

سے کہنے لگے۔

"اگر مجھے اپنے شعروں کی "داد" خود ہی دینا ہے تو پھر آپ کو بھی اب اپنے گھر اپنی "ٹانگوں" ہی سے چل کر جانا ہوگا۔"

اختر رضوانی

قیام پاکستان سے قبل اختر رضوانی لاہور میں شاعر کی حیثیت سے ایک جانی پہچانی شخصیت تھے ان کا طریقۂ واردات یہ تھا کہ وہ اپنے چند دوستوں کو یہ سکھا کر ساتھ لے جاتے کہ وہ جب "رباعیاں" پڑھیں تو اُن کے دوست دس دس پانچ پانچ روپے کی صورت میں انہیں نقد داد دیں۔ جب ایسا ہوتا تو ان کے دوستوں کی دیکھا دیکھی کچھ دوسرے سامعین بھی انہیں نقد داد بھی پیش کر دیتے اور مشاعرہ کے بعد وہ دوستوں کی رقم واپس کر کے دیگر سامعین کی رقم شرکت مشاعرہ کا معاوضہ سمجھ کر پی جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ان کے دوستوں نے تو انہیں پچاس ایک روپے دیئے لیکن اور کسی نے گھاس نہ ڈالی اور وہ بھی مشاعرہ ختم ہونے سے پچھلے دروازے سے نکل کر غائب ہو گئے اور چند روز بعد جب دوستوں نے اپنی رقوم کا مطالبہ کیا اور وہ نہ لوٹا سکے۔

تو یاروں نے ایک دن ان کے طریقۂ واردات کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا۔

(لاہور ۲۷ جون ۱۹۹۲ء)

مکرم آغا سرخوش قزلباش دہلوی علامہ اقبال کے بارے میں لکھتے ہیں:

علامہ سر محمد اقبال

اور یہ دوسرا واقعہ علامہ اقبال کے سلسلہ میں تھا۔ علامہ میرے لئے بڑے محترم تھے اور ہیں کیونکہ وہ میرے والد مرحوم آغا شاعر قزلباش کے قریبی دوستوں بلکہ پیر بھائیوں میں ایک تھے۔ یوم داغ کے سلسلہ میں دلی ریڈیو سے آبا جان نے ایک نظم اپنے استاد حضرت داغ دہلوی کے بارے میں پڑھی تھی جس کا مقطع تھا۔

کچھ بھی کہو اب داغ بہر حال زندہ ہیں
جب تک کہ یہاں شاعر و اقبال زندہ ہیں

جب کبھی ہم لاہور رہا کرتے تھے تو وہ گھر بھی آیا کرتے تھے مگر مولانا سالک نے لکھا ہے کہ آغا صاحب انار کلی میں "بھلے دی ہٹی" کے سامنے رہا کرتے تھے۔ اب نہیں معلوم دونوں ایک ہی جگہ کا تذکرہ کرتے تھے یا الگ الگ جگہ کا — خیر میں یہ بتا رہا تھا کہ علامہ بچپن سے ذہن میں تھے اور یہ واقعہ سن کر کردار و گفتار کے تضاد نے حیرت زدہ ضرور کیا۔

لندن میں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر مولانا نے "ووکنگ مسجد" میں جلسہ کیا اور مرحوم نواب صاحب بھوپال کو اس کی صدارت پر آمادہ کر لیا مولانا کو کسی سے معلوم ہوا کہ علامہ اقبال بھی آئے ہوئے ہیں اور فلاں جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ مولانا ان کے پتے پر پہنچے اور علامہ سے مل کر عید میلاد النبیؐ میں شرکت کی دعوت دی۔ علامہ نے پہلے تو اپنی مصروفیت کی آڑ لی لیکن یہ سن کر کہ صدارت نواب صاحب بھوپال کر رہے ہیں انہوں نے شرکت کی حامی بھر لی لیکن یہ ضرور فرمایا کہ

"میں جلد آ جاؤں گا مجھے نواب صاحب کے سامنے پڑھوا دیا جائے۔ غالباً وہ بھی زیادہ دیر تشریف نہ رکھیں گے۔

مولانا خوشی خوشی واپس آئے اور لندن میں ہر جگہ اطلاع دینے لگے۔ اب اتفاق ایسا آ پڑا کہ جلسہ سے ایک دن پہلے نواب صاحب کو ایک تار ملا۔ تار کے ذریعہ بھوپال فوراً پہنچنے کی درخواست موصول ہوئی معاملہ غالباً سخت تھا اس لئے نواب صاحب نے خود فون کر کے مولانا سے معذرت کر لی اور اسی دن بھوپال تشریف لے گئے۔ مولانا حواس باختہ علامہ کی اقامت گاہ پہنچے اور نواب صاحب کی مجبوراً واپسیٔ وطن کے بارے میں بتایا اور علامہ سے درخواست کی کہ "اب آپ صدارت قبول فرمالیں" لیکن علامہ اس پر سخت بگڑے کہ

"آپ جیسے غیر ذمہ دار جلسہ تو کر لیتے ہیں اور صدر بھی اپنی عزت افزائی کے لئے بڑے بڑے لوگوں کو بنا لیتے ہیں۔ گویا آپ انہیں مجبوراً "ہاں" کہنے پر آمادہ کرتے ہیں ورنہ وہ لوگ دل سے راضی نہیں ہوتے اور وقت سے پہلے اپنے طے شدہ پروگرام کے تحت جہاں جانا ہوتا ہے آپ کو مطلع کر کے چلے جاتے ہیں — میں ہرگز عام آدمیوں کے سامنے نہیں پڑھ سکتا نہ کسی مجبوری سے صدارت پر آمادہ ہوں میں نے صرف نواب صاحب کی وجہ سے حامی بھر لی تھی"

مولانا سخت آزردہ اور کبیدہ خاطر ہو کر چلے آئے۔ (لاہور ۲۷ جون ۱۹۹۲ء)

آپ کا خط ملا

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب لکھتے ہیں:۔

خاکسار کے مضمون "ایک ہسپتال کی کہانی" میں ایک کمی رہ گئی ہے وہ بھی قارئین کرام کی اطلاع اور ریکارڈ کی تصحیح کے لئے تحریر فرما دیں۔ ہسپتال کی عمارت میں توسیع کو خاکسار نے تین ادوار میں تحریر کیا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دور میں ایک اور بڑی تعمیر نئے لیبر وارڈ کی کی گئی ہے جو اللہ کے فضل سے ۱۹۹۰ء میں مکمل ہو کر اور جدید سازوسامان سے لیس مریضوں کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔

خدا تعالیٰ کا فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ۔ ورنہ نکمی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزیں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ——— نون۔ سین

بچے / اونٹوں کی دوڑ

گذشتہ روز ایک ہندوستانی عدالت نے چھ بنگلہ دیشیوں کو حراست میں رکھنے کا فیصلہ کیا ان چھ بنگلہ دیشیوں نے پانچ بنگلہ دیشی بچے دبئی پہنچانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جہاں غیر قانونی دوڑ کے لئے ان بچوں کو اونٹوں کے ساتھ باندھا جاتا تھا۔ ان چھ بنگلہ دیشیوں میں سے دو ان کے سربراہ تھے۔ جنہیں حراست میں رکھ کر پوچھ گچھ کرنا مقصود تھا۔ چھ میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ پولیس نے ان پانچوں بچوں کو عدالت میں پیش کیا اور شہادتوں کے بعد عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ جو بنگلہ دیشی انہیں وہاں پہنچانے کا انتظام کر رہے تھے۔ انہیں فی الحال حراست میں رکھا جائے۔ پولیس نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے وہاں کے ایک گیسٹ ہاؤس سے کئی جعلی پاسپورٹ بھی حاصل کر لئے ہیں۔ اور یہ گروہ ۲۶ مزید بنگلہ دیشی بچوں کو دبئی بھیجنے کا انتظام کر رہا تھا۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں اونٹوں کی ان دوڑوں پر پہلے بھی احتجاج ہوتے رہے ہیں۔ ان کے اوپر باندھے ہوئے بچے جب چیختے چلاتے ہیں تو اونٹ اور تیزی سے بھاگتے ہیں۔ گویا کہ اونٹ کے مالکوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ بچے اتنے خائف ہو جائیں کہ ان کی چیخ پکار اونٹوں کو تیز سے تیز دوڑنے پر مجبور کر دے۔ ان کے علاوہ بعض نہایت چھوٹی عمر کے بچے ہوائی اڈے سے بھی واپس لائے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ایسے بچے نہ صرف بنگلہ دیش سے بلکہ ہندوستان سے بھی دبئی بھیجے جاتے ہیں۔

انسانی حقوق کی پاسداری

پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے اقوام متحدہ کے ایک پینل کو وضاحت کیساتھ بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی سیکورٹی فورسز کسطرح ناقابل بیان تشدد کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جو متعدد حوالوں سے مملو تھی کہا کہ ہندوستانی فوجوں کا عمل انسانی حقوق کی نفی کرنے کے مترادف ہے۔ دراصل اس پینل میں انسانی حقوق کی پاسداری پر بحث ہو رہی تھی۔ پاکستانی سفیر نے کہا کہ انسانی حقوق کی پاسداری کو امتیازی طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اور اس سلسلے میں ساری دنیا کے لئے ایک ہی معیار رکھا جانا مناسب ہے اس موقعہ پر انہوں نے پاکستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ محمد صدیق خان کانجو کی ایک تجویز کا بھی ذکر کیا جو انہوں نے جنرل سیکرٹری بطرس غالی کو پیش کی تھی۔ تجویز یہ تھی کہ اقوام متحدہ تحقیقات کے لئے ایک وفد مقبوضہ کشمیر بھیجے تاکہ وہ اندازہ لگا سکے کہ وہاں کسطرح حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے جمشید مارکر نے کہا کہ صرف اتنا کہنا کافی نہیں ہے کہ یہ خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان حالات نے سارے علاقے کے امن و امان کو اور اس کی حفاظت کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ اگرچہ ہندوستانیوں نے ایک لمبے عرصے سے ان لوگوں کو تشدد کے ساتھ اپنے تسلط میں رکھا ہوا ہے۔ لیکن اب وہ اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں ہرا نہیں سکتی۔ جمشید مارکر نے انسانی حقوق کی پاسداری کے سلسلے میں فلسطین اور جنوبی افریقہ کا ذکر بھی کیا۔ جہاں اس معاملے پر بہت توجہ کی ضرورت ہے اسی طرح افغانستان بھی ان کی تقریر میں شامل تھا۔

مارکوس کی دولت

ڈکٹیٹر مارکوس کی بیوہ امیلڈا نے کہا ہے کہ وہ اپنے خاوند کی دولت کا ایک حصہ حکومت کو اس شرط پر واپس کرنے کے لئے تیار ہے کہ اس کے اور اس کے خاندان کے خلاف جو عدالتی کارروائی کی جارہی ہے اسے کلیتہً ختم کر دیا جائے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میرے اس معاہدے میں یہ بات ہرگز شامل نہیں ہونی چاہیئے کہ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ یہ رقم غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کرنے والے افسر کا یہ خیال ہے کہ امیلڈا کی باتوں پر اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ کچھ لوگوں نے شروع شروع میں مارکوس پر الزام لگایا تھا کہ انہوں نے ملک کی دولت غیر قانونی طور پر اپنے قبضہ میں لی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اب امیلڈا کی طرف سے کوئی شرائط قابل قبول نہیں ہونی چاہئیں۔

اسرائیل بم کا دھماکہ

گذشتہ سال اسرائیل کی بندرگاہ میں جو مغربی علاقے میں ہے۔ ایک بم پھٹا جس کے نتیجہ میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ ایتھنز کی ایک عدالت نے ابراہیم دائرات DIARAT اور الوال نوبال ALBAL کو تشدد کی کارروائی کرنے کے سلسلے میں اس قانون کے ماتحت ملزم گردانا جو دہشت کے خلاف بنایا گیا تھا۔ ان پر یہ الزام لگا کہ انہوں نے سات افراد کی ہلاکت کا سامان کیا۔ یہ بم گذشتہ سال اپریل کے مہینے میں پھٹا تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مقصد اس بم کے ذریعے برطانوی قونصلیٹ کو تباہ کرنا تھا۔ اس کا وزن ۲۵ پونڈ تھا۔ اس سے ایک کمپنی کی عمارت بھی تباہ ہو گئی تھی۔ ایک شخص جو یہ بم اٹھائے جا رہا تھا۔ اور اسکے علاوہ کمپنی کے چار نوکر اور دو گاہک اسطرح سات افراد اس بم کے ذریعے ہلاک ہوئے تھے۔ عدالت کا فیصلہ تین دو کی صورت میں تھا۔ کہ انہیں اسلئے سزا دی جائے کہ یہ دہشت گردی میں ملوث ہیں۔

یادِ رفتگان ——— بشریٰ ایاز

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

میری پیاری نانی جان محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ خواجہ محمد اقبال صاحب ۱۸؍ فروری بروز بدھ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ چونکہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۱۹؍ فروری کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے ۶۷ سال عمر پائی۔

نانی جان کا تعلق چانگریاں ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ آپ کے والد کا نام نظام دین تھا۔ نانی جان کے والدین بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ کی والدہ نے آپکو بڑی محنت و مشقت سے پالا پوسا۔ آپ پانچ بھائیوں کی اکلوتی بہن تھیں۔

ویسے تو سب لوگ اپنے نواسے نواسیوں کو بہت چاہتے ہیں۔ مگر جتنی شفقتیں ہمیں اپنے ننھیال سے ملیں اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ کہ ہماری امی اپنے گھر میں سب سے بڑی تھیں۔ اور دوسرے وہ عین عنفوان شباب میں ہم سب کو داغ مفارقت دے گئیں۔ نانی جان کو ان سے بے حد لگاؤ تھا۔ آج امی جان کو فوت ہوئے سترہ اٹھارہ برس ہو چکے ہیں مگر نانی جان ان کا ذکر ہمیشہ ایسے کرتیں گویا کل کی بات ہو۔ جہاں بھی بیٹھی ہیں انہی کی باتیں کر رہی ہیں۔ مجھے ہمیشہ کہتیں تم پروین ہی تو ہو۔ امی کی وفات کے بعد ہم چار پانچ سال ان کے پاس رہے ہمیشہ اپنے بچوں سے بڑھ کر چاہا۔ جو بات ایک دفعہ کہی ضرور پوری کی۔ نانی جان بے حد شفیق، ملنسار اور مہمان نواز تھیں نماز روزے کی پابند تھیں۔ شوگر لاحق ہونے سے پہلے تک کبھی ایک روزہ نہ چھوڑا۔ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرتیں۔ اور مجھے بھی تلقین کرتیں۔

نانی جان بہت رحمدل تھیں۔ غرباء کی مدد کیا کرتیں۔ ان کی ایک دور کی عزیزہ جن کے معاشی حالات ذرا اچھے نہ تھے۔ جب بھی وہ آتیں انہیں دے دلا کر رخصت کرتیں۔ بلکہ بہوؤں کو بھی کہتیں۔ مہمانوں کی خدمت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتی تھیں۔ ہر طرح سے ان کا خیال رکھنا۔ کسی چیز کی کمی نہ محسوس ہونے دینا۔

طبیعت میں مزاح کا رنگ بھی نمایاں تھا۔ انہیں ہر فنکشن پر بطور خاص بلایا جاتا اور کہا جاتا کہ آپکے بغیر تو مزا نہیں آتا۔ رونق نہیں لگتی۔

آپ کو تقریباً دس برس سے شوگر تھی۔ اس کے ساتھ اور بیماریاں بھی لاحق ہو گئیں۔ لیکن ہمت والی بہت تھیں۔ اتنی طویل بیماری اور کمزوری کے باوجود کام نہیں چھوڑا۔ تھوڑا تھوڑا کچھ نہ کچھ کرتی نظر آتیں۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل بڑی خالہ کے پاس ربوہ آئی تھیں۔ میں جب بھی ملنے گئی ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے پایا۔

نانی جان ہمارے لئے دعاؤں اور محبتوں کا خزانہ تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سایہ رحمت۔ جب بھی کوئی مشکل پیش آتی بڑے پیار اور طریقے سے اسکا حل بتاتیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری پیاری نانی جان کو جنت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورباچوف کی تنقید

سابق سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف نے گذشتہ روز (اتوار) کامن ویلتھ ٹیلیویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ روس کی حکومت نے اقتصادی اصلاحات کے سلسلے میں شدید غلطیاں کی ہیں انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ روس کی موجودہ بحرانی کیفیت ان غلطیوں کا نتیجہ ہے جو شدید بھی ہیں اور خطرناک بھی جو روس کی حکومت سے سرزد ہوئی ہیں۔ اگر وہ غلطیاں سرزد نہ ہوتیں تو یقیناً روس اس وقت بہتر حالات میں سے گذر رہا ہوتا۔ ان غلطیوں کا تعلق نہ صرف پالیسی سے نہیں ہے بلکہ اقتصادی اصلاحات کو بروئے کار لانے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے وہ بھی غیر صحیح ہے۔ مسٹر گورباچوف کی اپنی صدارت گذشتہ دسمبر میں اس وقت ہوا میں تحلیل ہو گئی تھی جب پندرہ میں سے گیارہ سوویت یونین کی ریپبلکز نے متحد ہو کر یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ بنانا چاہتی ہیں۔ لیکن اب سابق صدر گورباچوف نے کہا ہے کہ ان ریاستوں کے حالات تسلی بخش نہیں ہیں گورباچوف ماسکو میں ایک فکری حوض (THINK TANK) کے صدر ہیں اور وہ لمحہ بہ لمحہ روسی صدر بورس یلسن پر اپنی تنقید کو شدید سے شدید تر کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ تنقید نہ صرف بورس یلسن پر ہے بلکہ ان کی حکومت پر بھی ہے۔ اور اس تنقید کے نتیجہ میں روس کی حکومت بھی انہیں خاصا برا بھلا کہہ رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاں تک اصلاحات کا تعلق ہے ان کے ساتھ معاشرتی مشکل تبدیلیاں بھی منسلک ہوتی ہیں۔ اس وقت اکثریت نہایت غریب ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو نقطہ غربت سے بھی نیچے ہیں۔ لوگوں کو اب حکومت پر اس طرح کا اعتماد نہیں ہے جیسا کہ اس وقت تھا جب کہ اصلاحات شروع کی گئی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام الناس حکومت کا ساتھ اس وقت دیتے ہیں جب انہیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ وہ حقیقی طور پر حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ میرے خیال میں حکومت کے پاس کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے جسے اس کا ہدف کہا جا سکے۔ مسٹر گورباچوف نے پرسٹرائیکا اصلاحات جاری کی تھیں۔ جس سے معاشرہ جمہوریت کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ لیکن اقتصادی بدحالی کا توڑ نہ نکل سکا اور اسی لئے گیارہ ریاستوں نے الگ ہو کر اپنی ایک دولت مشترکہ تشکیل دے لی۔

برائے فروخت

ارم پیلس بلاک A ۱۳ گلشن اقبال کراچی سوک سنٹر کے قریب واقع تین بیڈ روم پر مشتمل فلیٹ بمعہ ٹیلیفون ــ رابطہ کیلئے شیخ مامون احمد لاہور فون ۵۷۱-۲۵۴۰ مسز آنسہ مامون۔ کراچی فون ۴۹۳۰۵۴۹

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم حمیدالدین صاحب خوشنویس ابن مکرم منشی نورالدین صاحب خوشنویس کافی دنوں سے علیل ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب ایجنٹ اخبار الفضل اوکاڑہ کی بڑی صاحبزادی محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب بعمر ۵۴ سال مورخہ ۱۱ جون کو کراچی میں وفات پا گئیں ان کی میت ربوہ لائی گئی مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۲ جون کو بیت المبارک کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم فضل الدین صاحب شریف آباد سندھ بعمر ۷۷ سال ۲۲ جولائی کو وفات پا گئے ہیں۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

سال تک بھوک کی تکلیف اٹھائی تھی اس نے ایک منٹ کی تاخیر نہیں کی اور پیغام سنتے ہی حکم دے دیا کہ ان کے لئے سامان بھیجنے کا انتظام کرو۔ ان کے لئے غذا کے بھجوانے کا انتظام کیا۔ کچھ وقت لگا ہوگا بھجواتے میں۔ وہ تو درست ہے لیکن اسی وقت سنتے ہی آپؐ نے کہا کہ انتظام کیا جائے، ان کو بھوکا نہیں رہنے دیں گے۔

قرآن کریم کی تعلیم (فرمانبردار) کو کوئی ایک سبق بھی یہ نہیں دیتی کہ کسی سے دشمنی کرنی ہے، کسی کو ایذا پہنچانی ہے، کسی کو دکھ دینا ہے، کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانی ہے یا دکھ سے اسے بچانے کی کوشش نہیں کرنی۔ شروع سے لے کر آخر تک اتنی پیاری تعلیم ہے یہ۔ اتنی عظیم اور اتنی حسین ہے یہ تعلیم .... اس لئے میں اپنے چھوٹے بچوں۔ نوجوانوں۔ خدام اور بھائیوں کو اور بہنوں کو کہتا ہوں کہ یہ (دینی) تعلیم ہے اپنی زندگی اس کے مطابق بناؤ۔ ساری دنیا سمجھے کہ وہ تمہاری دشمن ہے لیکن تم یہ کبھی نہ سمجھو کہ کوئی ایک انسان بھی ایسا ہے جس کے تم دشمن ہو۔ تم کسی کے دشمن نہیں ہو۔ تم ہر ایک کے خیر خواہ ہو۔ تم ان کے دکھوں کو دور کرنیوالے ہو"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مئی ۱۹۷۹ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

ہیں ویدوں پر خصوصاً رگوید پر جو چاروں ویدوں میں سے اہم ہے ایک اجمالی نظر ڈالنے سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ شراب نہ صرف جائز ہے بلکہ اس کا استعمال بعض موقعوں پر ضروری اور موجب ثواب بتایا گیا ہے اور ہند کے رشی اسے ایک مقدس اور پاک چیز قرار دیتے ہیں۔ وید کے منتر یکے بعد دیگرے ہماری آنکھوں کے سامنے اس سنجیدہ کوشش کا نقشہ کھینچ دیتے ہیں جو ہندوستان کا برگزیدہ پجاری اپنے پرماتما کی توجہ کو کھینچنے کے لئے شراب کو پیش کر کے کرتا ہے۔

اور اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ہندوستان کے پجاری کی پوجا میں شراب کا دوسری چیزوں کی نسبت بہت زیادہ دخل تھا۔ وہ سوم کا رس نہ صرف خود پیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ بہت سی پوجا کی چیزوں کو بھی نہلاتا ہے اور اندر اور دوسرے دیوتاؤں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ان کے سامنے بھی اسے پیش کرتا ہے۔

اسی طرح اتھر وید میں اشونی کماروں (دیوتاؤں) کی پوجا کے وقت جو منتر پڑھنے کے لئے بتائے گئے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ایام کا ہندو پجاری اس چیز کو ایسا متبرک سمجھتا تھا کہ صرف خود ہی شراب کا استعمال نہ کرتا تھا بلکہ اپنے دیوتا سے بھی اس کے استعمال کی درخواست کرتا تھا چنانچہ کانڈ ۹ ادھیائے ۱ منتر ۱۷ میں لکھا ہے:۔

"اے اشونی کمارو! پہاڑوں میں، جنگلوں میں، جنگلی جڑی بوٹیوں میں، جو مدھو (شراب) ہے، اس وقت (یعنی یگیہ کی تقریب پر) جو کشید کی جاتی ہے۔ اس کا رس میرے اور آپ کے لئے ہو"۔

اس منتر میں تو صرف دیوتا سے شراب کے استعمال کی درخواست ہی کی گئی ہے۔ مگر بلور کے بنائے ہوئے بنیتر کی پوجا کے وقت اس سے بھی زیادہ یہ کام کیا جاتا ہے کہ اسے شراب سے غسل دیا جاتا ہے۔ گویا عملاً اسے شراب پلائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ اتھروید کا یہ منتر پڑھا جاتا ہے کہ:۔

"اے بلور کے بنائے ہوئے بنیتر! آپ ہمارے مہمان ہو کر ہمارے گھر میں رہیں گے اور ہم آپ کو گھی شراب شہد اور میٹھے میٹھے اسی طرح کے کھانے دیتے ہیں آپ ہماری ہمیشہ بھلائی سوچتے رہا کریں۔ جیسے باپ اپنی اولاد کے لئے بہتری سوچتا رہتا ہے"۔

CHANGE OF ADDRESS

WE HAVE RECENTLY MOVED TO OUR NEW OFFICES. ALL FUTURE CONTACTS & CORRESPONDENCE MAY DIRECTED TO

URBAN CONSULTANTS

ARCHITECTS ENGINEERS PLANNERS & CONSTRUCTION MANAGERS 28-29 SECOND FLOOR HAFEEZ CENTRE MAIN BOULEVAURD GULBERG-III LAHORE

PH: 571 - 2540

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سندھ اسمبلی میں منگل کو زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی شور شرابہ اور نعرہ بازی کی وجہ سے ڈپٹی سپیکر عطا محمد مری نے جو اجلاس کی صدارت کر رہے تھے ہنگامہ آرائی اور ہلڑ بازی سے تنگ آکر اجلاس معطل کر دیا۔ اس دوران پی ڈی اے کے اراکین نے قائد ایوان وزیر اعلیٰ سندھ مظفر حسین شاہ کا گھیراؤ کر لیا۔ اور انہیں تقریر کرنے سے روک دیا۔

○ پشاور میں مسلسل تیسرے روز بھی ہنگامے جاری رہے شہر میں مکمل ہڑتال رہی اور سارا دن فرقہ وارانہ فسادات جاری رہے۔ جس کے دوران مزید ۴ افراد ہلاک اور تین پولیس کانسٹیبل سمیت درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ سرحد حکومت کی درخواست پر پشاور کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ مشتعل مظاہرین نے پولیس چوکی پر حملہ کر دیا جس سے متعدد دکانیں تباہ کر دی گئیں۔ مظاہرین نے ڈی آئی جی کی گاڑی پر حملہ کر دیا۔ فائرنگ، خشت باری، لاٹھی چارج اور آنسو گیس پھینکنے کا سلسلہ دن بھر جاری رہا۔ مظاہرین نے متعدد ہوٹل اور ایک سینما گھر مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ شہر میں مخصوص مذہبی گروہ کی دکانوں پر حملے جاری رہے چارسدہ اور نوشہرہ میں بھی سپاہ صحابہ کی اپیل پر ہڑتال ہوئی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پشاور کا حالیہ فساد بدترین تھا۔ وزیر اعظم کے دورے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں فسادات پر گہری تشویش ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت مذہبی جماعتوں کو ناراض بھی کرنا نہیں چاہتی کیونکہ ان جماعتوں کے ایران اور سعودی عرب سے روابط ہیں اور حکومت ان ملکوں سے اپنی دوستی بھی داؤ پر لگانا نہیں چاہتی۔

○ سندھ اسمبلی کا اجلاس معطل ہونے کے بعد سپیکر چیمبر میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان ۴۰ منٹ تک مذاکرات ہوئے اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ بعد شروع ہوا تو ڈپٹی سپیکر نے تمام ریمارکس حذف کر دیئے۔ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں سپیکر سمیت ایم کیو ایم کا کوئی رکن شامل نہیں تھا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ نے بتایا ہے کہ سندھ اسمبلی کے آج کے اجلاس سے اپوزیشن پی ڈی اے کے غبارے سے ہوا نکل گئی ان کے مطابق اسمبلی میں پی ڈی اے کے ۳۷، اور حکومت کے ۵۴ اراکین موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپوزیشن کو ۵۵ اراکین کی حمایت حاصل ہے تو وہ عدم اعتماد کی تحریک پیش کرے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پی ڈی اے کے ۸ - ۱۰ اراکین ہمارے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ میں جلد توسیع ہوگی اور اراکین کا بھی خیال رکھا جائے گا۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کے دروازے بند ہو گئے ہیں

○ وزیر اعظم کے خصوصی معاون چوہدری نثار علی نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی تردید کی ہے کہ صدر نے قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کے بارے میں حکومت کی سمری کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلافات کی افواہوں کی بھی تردید کی اور کہا کہ ملک کو یرغمال بنا لینے والے افواہ ساز حکومت کو کمزور نہیں کر سکتے

○ چینی انجینئروں کو اغوا کرنے والے ڈاکو لطیف چانڈیو کو کیٹی کے جنگلوں میں مقابلہ کے بعد ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے تین ساتھی بھی مارے گئے۔ مقتول ڈاکو کے سر کی قیمت ۱۰ لاکھ تھی

○ پشاور کے ہنگاموں میں اے این پی کے وفاقی وزیر غلام احمد بلور کے ملکیتی تین سینماؤں کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ امام باڑوں پر بھی حملے کئے گئے۔ امام باڑوں میں مورچہ زن افراد نے مظاہرین پر فائرنگ کی۔ مظاہرین نے قومی بچت کے بنک اور اسلحہ کی دکان کو بھی لوٹ لیا۔

○ فوج آنے کے بعد شام چھ بجے کے بعد پشاور شہر پر سکون ہو گیا۔ اور سڑکوں پر آمد و رفت شروع ہو گئی۔ لیکن دکانیں اور تجارتی مراکز بند رہے۔

○ وزیر اعظم کی حکومت کی کارکردگی کے موضوع پر صدر سے چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز کی بات چیت ہوئی اس میں وزیر اعظم کے خصوصی معاون کے فوج کے بارے میں بیان پر بھی غور کیا گیا۔

اشتہار

تمام ایسے احباب جنہوں نے دارالرحمن کالونی ربوہ میں پلاٹس خرید کئے ہیں اور رجسٹریاں کروالی ہوئی ہیں یا پلاٹ کی خرید کے لئے کچھ رقوم بطور بیعانہ دے کر رسیدیں حاصل کر لی ہوئی ہیں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پندرہ یوم کے اندر اندر اپنے تحریری ثبوت کے ساتھ خاکسار سے رابطہ کریں۔ اور اپنے اپنے پلاٹس کے قبضہ جات حاصل کر لیں۔ بعض احباب نے ابھی تک رجسٹریاں نہیں کروائیں رجسٹریاں کروالیں۔ میعاد مقررہ کے بعد فروخت کنندگان کسی بھی نقصان کے ضامن و ذمہ دار نہ ہونگے

مشتہر کنندہ منجانب مالکان: حمید احمد باجوہ
۲۲/۵۴ دارالعلوم شرقی فون نمبر ۸۸۳-۴۵۲۴۔ ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مہنگائی کا توڑ۔ دالوں کا جمعہ بازار

ہر جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک دالیں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
میسرز طارق ٹریڈرز۔ غلہ منڈی فیصل آباد
میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ کے سامنے

محبوب مفید اٹھراء

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس -/۱۵۰ روپے

زدجام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

جدید دواخانہ خدمت خلق کی شہرۂ آفاق ادویات

"مرضِ اٹھراء کا شافی علاج" ہمدردِ نسواں (محبوب اٹھراء)

مرضِ اٹھراء کا بے نظیر علاج۔ اسقاطِ حمل۔ سوکھا پن۔ مردہ بچے پیدا ہونا۔ لاغری اور بچوں کے کم سنی میں فوت ہو جانے کا مجرب علاج۔ قیمت فی ڈبی -/۱۲ روپے

دوائی فضل الٰہی (برائے اولادِ نرینہ) جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے۔ قیمت -/۱۳۰ روپے

طاقت کی مشہورِ عالم دوا زدجامِ عشق اعضائے رئیسہ کو بے حد طاقتور بناتی ہے مستورات جو کہ مزمن اور اعصابی امراض میں مبتلا ہوں وہ بھی یہ محبوب استعمال کر کے صحت یاب ہو سکتی ہیں۔ قیمت -/۱۲۰ روپے اور -/۴۸۰ روپے

دوائی خانہ آبادی (بانجھ پن) فوائد مقوی دل، مقوی باہ اور معین حمل ہے۔ قیمت -/۷ روپے

اکسیر لیکوریا کیپ ہر قسم کے لیکوریا، سیلان الرحم کے لئے نہایت مجرب دوا۔ قیمت ۳۰ کیپسول -/۲۰ روپے۔

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ۔ فون: ۶۵۹

انگلستان اور دیگر یورپی ممالک

ارزاں ٹکٹ، آرام دہ سفر و اعلیٰ خدمات کے لئے پیش پیش۔
اس کے علاوہ غیر ممالک خصوصاً تاشقند کے لئے ٹور گائیڈ سروس کی تمام تر سہولیات

NEW ARABIAN TRAVELERS
BLUE AREA ISLAMABAD
CALL SHAHID RIZWAN KHAN
810892

ربوہ میں رابطہ
خان بابا سپر سٹور فون نمبر ۶۵۸